مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بعارضہ بخار و نزلہ علیل ہیں۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؞

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو شدید نزلہ کی شکایت ہے۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب کھانسی زکام اور سردرد کے دورہ کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں ؞

شیخ داؤد احمد صاحب ابن جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے ہاں ۱۱۔ نومبر کو پہلا لڑکا تولد ہوا۔ یہ جناب شیخ صاحب موصوف کا آٹھواں پوتا ہے۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے ؞

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آگ لگ چکی ہے اٹھو اور اس آگ کو آنسوؤں سے بجھاؤ

”دیکھو! آج میں نے بتلا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے۔ اور آسمان بھی۔ کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا۔ اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کریگا وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ قریب ہے۔ جو میرا قہر زمین پر اترے۔ کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے۔ پس اٹھو۔ اور ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا۔ کہ یہ سب باتیں اس کی طرف سے ہیں میری طرف سے نہیں ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جاتیں۔ کاش میں ان کی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا۔ تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں۔ دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں۔ اگر اپنے اندر تبدیلی کرو گے۔ اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچا لو گے۔ تو بچ جاؤ گے۔ کیونکہ خدا حلیم ہے۔ جیسا کہ وہ قہار بھی ہے۔ اور تم سے اگر ایک حصہ بھی اصلاح پذیر ہوگا تب بھی رحم کیا جائیگا۔ ورنہ وہ دن آتا ہے۔ کہ انسانوں کو دیوانہ کر دیگا۔ نادان بدقسمت کہیگا۔ کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اس قدر سوتا ہے۔ آفتاب تو نکلنے کو ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے اس وحی کے الفاظ میرے پر نازل کر چکا۔ تو ایک روح کی آواز میرے کان میں پڑی۔ جو کوئی ناپاک روح تھی۔ اور میں نے اس کو یہ کہتے سنا۔ کہ میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا۔ انسان کا کیا حرج ہے کہ اگر وہ فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ کونسا اس میں اس کا نقصان ہے اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے۔ آگ لگ چکی ہے۔ اٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔ بنی اسرائیل میں جو شخص گناہ کرتا تھا اس کو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کرے۔ پس گویا یہ حکم ہمارے لئے نہیں ہے“

جلسہ سالانہ کی ادائیگی کے لئے فوری توجہ کی ضرورت

جلسہ سالانہ بہت قریب آگیا ہے۔ جس کے انتظامات کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا تاکید ہے۔ کہ جن جماعتوں یا احباب نے اپنا یا اپنی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ ابھی تک نہ بھجوایا ہو۔ یا پورا نہ بھجوایا ہو۔ تو براہ مہربانی بہت جلد وصول کر کے بھجوائیں۔ ناظر بیت المال قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۱۲ دسمبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	ملک
۱۵۶۸	السید المحترم محمد یوسف الدعاس	فلسطین
۱۵۶۹	" " حسین عباس ابو یحیی	"
۱۵۷۰	" " صبحی سحاسب	"
۱۵۷۱	" " عمر علی الدر تاؤط	"
۱۵۷۲	" " محمد شوکۃ حلبی	"
۱۵۷۳	" " محمد حسین القادری	"

نادر موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام میں لگانا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ فوراً مجھ سے خط و کتابت کریں ؛

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال قادیان

مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ کی مذموم حرکت کے خلاف

مسلمانان گورداسپور کا پرزور احتجاج

گورداسپور ۱۰ دسمبر۔ آج ساڑھے چھ بجے شام جامع مسجد گورداسپور میں مسلمانان گورداسپور کا ایک عظیم الشان جلسہ بصدارت خان عنائت اللہ خانصاحب میونسپل کمشنر منعقد ہوا۔ جس میں نہائت کثرت کے ساتھ لوگ شریک ہوئے۔ متعدد اصحاب نے پر زور تقریریں کیں۔ اور حسب ذیل ریزولیوشنز باتفاق آراء پاس کئے گئے۔

(۱) مسلمانان گورداسپور کا یہ جلسہ عام سکھ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ بٹالہ کی اس انتہائی مذموم حرکت کے خلاف پر زور احتجاج کرتا ہے۔ کہ اس نے ہمارے پیارے آقا حضرت احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف مشروط طور پر انفڈل کا لفظ عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر استعمال کیا۔ اور اس طرح مسلمانوں کے قلوب کو نہائت درجہ مجروح کیا۔ مسلمان اس قسم کے فقرات کو کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے۔ اور وہ اپنی ہر عزیز ترین متاع کو اپنے پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ پس مسلمانان گورداسپور حکومت کے اعلےٰ افسروں کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اس سکھ مجسٹریٹ کے نہائت درجہ اشتعال انگیز توہین آمیز اور شدید منافرت پیدا کرنے والے الفاظ کی تلافی کریں۔ اور آئندہ کے لئے اس قسم کی حرکات کا انساد کریں۔

(۲) قرار پایا کہ اس ریزولیوشن کی نقول ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور۔ سشن جج صاحب گورداسپور۔ چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔ آنریبل وزیر اعظم پنجاب۔ رجسٹرار صاحب ہائیکورٹ لاہور اور اخبارات کو بھیجی جائیں۔ (نامہ نگار)

اخباری مذاق رکھنے والے احباب

جماعت احمدیہ کے جو احباب کسی اخبار یا رسالہ سے کسی قسم کا بھی کوئی تعلق رکھتے ہوں یا اخباری مذاق رکھتے ہوں اور اس لائن میں کوئی مفید مشورہ دے سکتے ہوں۔ ان سے درخواست ہے۔ کہ اپنے ایڈریس سے مطلع کریں۔ تا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ان سے ملنے کے لئے ان کو وقت اور جگہ سے اطلاع دی جا سکے ؛ ناظر دعوۃ و تبلیغ

اعلان

تمام لجنہ اماء اللہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جو چیزیں وہ نمائش کے لئے پیش کرنا چاہتی ہوں۔ وہ ۱۵ دسمبر تک پہلے کی طرح سیدہ ام طاہر احمد کی خدمت میں روانہ کر دیں۔ اور صنعتی نمائش کو ہر طرح کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔

منتظمہ نمائش قادیان

خریداران "الفضل" سے ضروری گزارش

جن احباب کے نام وی۔ پی ارسال کئے گئے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ مہربانی فرما کر ضرور وصول فرمالیں۔ اور قیمت کی ادائیگی کو حتی الوسع جلسہ سالانہ پر ملتوی نہ کریں۔ کیونکہ اس وقت اخراجات کی سخت تنگی ہے۔ مینیجر

غربا اور مساکین کو یاد رکھیں

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے اصحاب دارالامان میں رہنے والے غرباء اور مساکین کو نہ بھولیں۔ اور آتے ہوئے ان کے لئے سردی سے بچنے کے واسطے مستعمل یا نئے پارچات پوشیدنی و بستر وغیرہ لیتے آئیں۔ اور ان یتامےٰ مساکین و بیوگان کی دعاؤں کے مستحق ہو کر سرور فضل الٰہی ہوں۔ پرائیویٹ سکرٹری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ شوال ۱۳۵۶ھ

عدالتِ عالیہ لاہور میں مسلمان جج کے تقرر کی ضرورت

اس وقت تک عدالتِ عالیہ لاہور میں مسلمان ججوں کے تقرر میں جو افسوسناک کمی چلی آ رہی ہے۔ اس کی وجوہ خواہ کچھ ہی ہوں۔ لیکن صاف بات ہے۔ کہ ایک ایسے صوبہ میں جہاں کی آبادی میں مسلمان دوسری تمام اقوام کے مقابلہ میں زیادہ تعداد رکھتے ہیں۔ اور جہاں قابل۔ مدبر۔ دیانت دار۔ پختہ کار اور اعلےٰ قانونی استعداد رکھنے والے مسلمان بکثرت پائے جاتے ہیں۔ ہائیکورٹ ایسے اہم ادارہ میں یہ کمی زیادہ دیر تک گوارا نہیں کی جا سکتی۔ اور ضرورت ہے۔ کہ اس کو دور کرنے کے لئے جو موقعہ بھی میسر آئے۔ اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اور اب جبکہ مسٹر جسٹس جے لال جج ہائیکورٹ کے ریٹائر ہونے کی وجہ سے ایک جگہ خالی ہونے والی ہے۔ کسی قابل مسلمان کے ذریعہ پُر کی جائے۔

ہندو اخبارات کا چونکہ یہ خاصہ ہو چکا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے ہر مطالبہ کی خواہ وہ کتنا ہی جائز اور معقول کیوں نہ ہو۔ مخالفت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ اس موقعہ پر بھی حسبِ معمول مخالفت کر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کے مطالبہ کو ناقابلِ التفات قرار دینے کی سب سے بڑی دلیل یہ پیش کر رہے ہیں۔ کہ جوڈیشل ملازمتوں کو قابلیت کی بنا پر پُر کرنا چاہیئے۔ فرقہ وارانہ تناسب کی بنا پر نہیں۔ اس سے یہ تو ظاہر ہے۔ کہ ہندو صاحبان بھی یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ تناسب کے لحاظ سے ہائی کورٹ میں مسلمان ججوں کی بہت کمی ہے۔ اور مسلمانوں کو حق ہے۔ کہ اس کمی کو دور کرانے کی کوشش کریں۔

باقی رہا یہ کہ جوڈیشل ملازمتوں کو قابلیت کی بنا پر پُر کرنا چاہیئے۔ اسے مسلمان بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ مگر وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ قابلیت کو صرف ہندوؤں تک ہی محدود نہ سمجھا جائے۔ بلکہ یہ بھی تسلیم کیا جائے۔ کہ مسلمانوں میں بھی قابلیت ہو سکتی ہے۔ اور ہے۔ اگر صوبہ پنجاب کے نظم و نسق کی عنان ایک مسلمان وزیر اعظم سنبھال سکتا ہے۔ اگر حکومت کے دیگر بڑے بڑے اداروں میں کام کرنے کی قابلیت مسلمانوں میں پائی جا سکتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہائیکورٹ کی ججی کی ذمہ داری اٹھانے کے قابل کوئی مسلمان قانون دان نہ مل سکے۔

پس حق و انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ ہائی کورٹ کے بنچ پر جو جگہ خالی ہونے والی ہے۔ وہ کسی مسلمان کو دی جائے اور مسلمانانِ پنجاب نے متحدہ طور پر جو مطالبہ حکومت کے سامنے پیش کیا ہے اسے نظر انداز نہ کیا جائے۔ اس وقت عدالتِ عالیہ لاہور کے گیارہ ججوں میں سے صرف دو مسلمان ہیں۔ اور ان کے تقرر پر بھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہے۔ سابقہ دور جس قدر مسلمانوں کے لئے صبر آزما رہا ہے۔ اس کی یاد اب بھی انہیں بے چین بنا دینے کے لئے کافی ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ آنریبل سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس۔ آنریبل وزیر اعظم پنجاب ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب اور ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند مسلمانوں کے اس جائز مطالبہ کی معقولیت کو سمجھتے ہوئے اسے منظور کرنے سے دریغ نہیں فرمائیں گے اور عنقریب خالی ہونے والی اسامی کے لئے کسی ایسے مسلمان کی سفارش کریں گے۔ جو اعلےٰ قانونی ذہانت و فطانت۔ اور بہترین قابلیت و استعداد کا حامل ہو۔

بمبئی کی کانگرسی حکومت کا قابلِ تعریف فعل

احمد نگر (بمبئی) کی پانچ عظیم الشان مسجدیں قریباً ایک صدی سے حکومت کے قبضہ میں چلی آ رہی تھیں۔ جن کو ڈاک بنگلہ۔ کوتوالی۔ اور طبی اغراض کے لئے کوارٹرز کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا ان کی واگزاری کے لئے پہلے بھی وقتاً فوقتاً مسلمان کوشش کرتے رہے۔ مگر کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ اب صوبہ بمبئی کی عنانِ حکومت جب کانگرس کے قبضہ میں آئی۔ تو مسلمانوں کا ایک وفد حکومت کے وزیر امور عامہ جو خوش قسمتی سے مسلمان ہیں۔ اور جن کا نام محمد یاسین نوری ہے۔ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ان مساجد کی واپسی کا مطالبہ پیش کیا۔ اس کے متعلق حکومتِ بمبئی نے تحریری طور پر جو جواب دیا۔ وہ یہ ہے۔ کہ فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ کہ کالی مسجد اور سنہری مسجد فوراً مسلمانوں کے حوالے کر دی جائیں۔ اور باقی مساجد بھی حکومت جلد از جلد واپس کرنے کی کوشش کرے گی۔

اس جواب نے تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں شکر و امتنان کی لہر پیدا کر دی ہے۔ اور وہ محسوس کر رہے ہیں کہ مسٹر نوری وزیر امور عامہ بمبئی نے نہایت عقلمندی سے کام لے کر نہ صرف مسلمانوں کو شکر گزار بنایا بلکہ کانگرسی حکومت کو مسلمانوں میں مقبول بنانے کے لئے بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔

کانگرسی سیاہ جھنڈیوں کا افسوسناک مظاہرہ

کانگرس ایک طرف تو مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملانا چاہتی ہے۔ اور دوسری طرف اس کے متعصب اور عاقبت نااندیش کارکن عوام سے ایسی حرکات کرا رہے ہیں جو مسلمانوں کے لئے ناقابلِ برداشت ہیں۔ اور جن کے نتیجہ میں خطرہ ہے۔ کہ فرقہ وارانہ فسادات نہ پھوٹ پڑیں۔ کانگرس چاہتی ہے۔ کہ دیگر صوبوں کی طرح پنجاب میں بھی اپنی حکومت قائم کرے۔ اور موجودہ یونینسٹ حکومت کو شکست دے۔ اس کے لئے اسے حق حاصل ہے کہ آئینی جدوجہد کرے۔ لیکن یہ قطعاً مناسب نہیں۔ کہ مسلمان جن اصحاب کو قابلِ احترام سمجھتے۔ اور جن کی ہتک ساری قوم کی ہتک خیال کرتے ہیں۔ ان کے خلاف کوئی ناشائستہ حرکت کی جائے۔

ہندو اخبارات نے اس جلی عنوان کے ساتھ کہ "کوٹ رادھاکشن میں سر سکندر کی آمد پر سیاہ جھنڈیوں کا مظاہرہ" لکھا ہے۔ کہ ۱۱ - دسمبر کو آپ نرلیشن ریس کا افتتاح کرنے کے لئے کوٹ رادھاکشن تشریف لائے۔ جب آپ قصبہ کے نزدیک پہنچے۔ تو کچھ لوگوں نے ان کا سیاہ جھنڈیوں سے استقبال کیا۔

مسلمانوں نے باوجود کانگرسی لیڈروں کے خلاف جائز شکایات رکھنے کے کبھی اس قسم کی کوئی خفیف حرکت نہیں کی۔ ورنہ کون ہے جس کے خلاف سیاہ جھنڈیوں والے کھڑے نہیں کئے جا سکتے۔ ذمہ دار کانگرسی اصحاب کو چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کی دل آزاری اور اشتعال انگیزی کے اس طریقِ عمل کو روکیں۔ ورنہ نتائج کی ساری ذمہ داری ان پر عائد ہو گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ننانوے ۹۹ اسماء الحسنہ

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

کل بستر علالت پر لیٹے لیٹے خیال آیا۔ کہ خدا تعالےٰ کے ۹۹ نام احادیث میں آئے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بھی ۹۹ نام کتابوں میں موجود ہیں۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کتنے الہامی نام ہیں جو اللہ تعالےٰ نے آپ کو دیئے۔ میں نے وہ سب جمع کئے۔ تو ۹۹ ہی بن گئے۔ ان ناموں میں بھی ایک علم ہے۔ اس لئے اسے احباب کے فائدہ کے لئے شائع کیا جاتا ہے ؛

(۱) احمد (۲) محمد (۳) مہدی (۴) یٰسین (۵) رسول اللہ (۶) مرسل (۷) نبی اللہ (۸) نذیر (۹) مجدد وقت (۱۰) محدث اللہ (۱۱) گورنر جنرل (۱۲) حکم (۱۳) عدل (۱۴) امام (۱۵) امام مبارک۔

(۱۶) غلام احمد (۱۷) مرزا غلام احمد قادیانی (۱۸) "مرزا"

(۱۹) عیسےٰ (۲۰) مسیح (۲۱) مسیح موعود (۲۲) مسیح اللہ (۲۳) مسیح الزمان (۲۴) الشیخ المسیح (۲۵) مسیح ابن مریم (۲۶) مسیح محمدی (۲۷) روح اللہ (۲۸) مریم (۲۹) ابن مریم

(۳۰) آدم (۳۱) نوح (۳۲) ابراہیم (۳۳) اسمٰعیل (۳۴) یعقوب (۳۵) یوسف (۳۶) موسےٰ (۳۷) ہارون (۳۸) داوٗد (۳۹) سلیمان (۴۰) یحیےٰ (۴۱) جری اللہ فی حلل الانبیاء

(۴۲) عبداللہ (۴۳) عبدالقادر (۴۴) سلطان عبدالقادر (۴۵) عبدالحکیم (۴۶) عبدالرحمٰن (۴۷) عبدالرافع (۴۸) محمد مفلح (۴۹) ذوالقرنین (۵۰) سلمان (۵۱) علی (۵۲) منصور (۵۳) حجۃ اللہ القادر (۵۴) سلطان احمد مختار (۵۵) حِبّ اللہ (۵۶) خلیل اللہ (۵۷) اسد اللہ (۵۸) شفیع اللہ

(۵۹) آریوں کا بادشاہ (۶۰) کرشن رودر گوپال (۶۱) امین الملک (۶۲) جے سنگھ بہادر (۶۳) برہمن اوتار (۶۴) آدم

(۶۵) مبارک (۶۶) سلطان القلم (۶۷) مسرور (۶۸) النجم الثاقب (۶۹) رحی الاسلام (۷۰) حمی الاسلام (۷۱) غالب (۷۲) مبشر (۷۳) خیر الانام (۷۴) اسعد (۷۵) شیر خدا (۷۶) شاہد (۷۷) خلیفۃ اللہ السلطان (۷۸) نور (۷۹) امین (۸۰) رجل من فارس (۸۱) سراج منیر (۸۲) متوکل (۸۳) اشجع الناس (۸۴) ولی (۸۵) قمر (۸۶) شمس (۸۷) اول المؤمنین (۸۸) سلامتی کا شہزادہ (۸۹) مقبول (۹۰) مرد سلامت (۹۱) الحق (۹۲) ذوالبرکات (۹۳) البدر (۹۴) حجر اسود (۹۵) مدینۃ العلم (۹۶) طیب (۹۷) مقبول الرحمٰن (۹۸) کلمۃ الازل (۹۹) غازی ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا اعلان

سٹار ہوزری کے متعلق

چونکہ سٹار ہوزری کی جرابوں کی نسبت سخت شکایت ہے۔ کہ وہ نہائت ردی تیار ہونے لگی ہیں۔ اور اب میں نے خود تجربہ کرلیا ہے۔ چار جوڑے آٹھ دن میں پھٹ گئے اور ایسے پھٹ گئے۔ کہ دو دو تین تین انچ لمبے سوراخ دو دن میں ہو گئے۔ اس لئے جماعت سے جو وعدہ لیا گیا تھا کہ وہ سٹار ہوزری کی ہی جرابیں خریدیں۔ میں اس وعدہ سے دوستوں کو آزاد کرتا ہوں۔ کیونکہ اس میں سراسر جماعت کے اموال کا نقصان ہے۔ اب جو دوست اپنا فائدہ ان جرابوں کے خریدنے میں دیکھیں۔ وہ ان جرابوں کو خریدیں۔ اور جو دوسری جرابوں کے خریدنے میں فائدہ دیکھیں۔ وہ دوسری جرابیں خریدیں پابندی آیندہ جماعت پر نہیں ہو گی ؛

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۲/۱۲/۳۷

فیصلہ کُن مناظرہ سے جناب مولوی محمد علی صاحب کا گریز

غیر مبائعین پر آخری مرتبہ اتمام حجت

(۱)

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین نے تحریر فرمایا تھا:۔

(الف) "ہمارے درمیان جو اختلافِ مسائل ہے۔ اس کی اصل جڑ مسئلہ نبوت ہے۔ اگر ہمارے احباب محض اللہ تعالےٰ کے سامنے جواب دہی اور سلسلہ کی خیر خواہی کو مدنظر رکھ کر اس کا فیصلہ کرنا چاہیں۔ تو اس کی راہ نہایت آسان ہے"

(ب) "میں تم کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں۔ کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کر لو۔ اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہو جائے۔ دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے" (ٹریکٹ "نبوت کاملہ تامہ اور جزئی نبوت میں فرق")

یہ واضح۔ صاف۔ اور کھلی تحریرات لکھنے کے بعد آج اگر مولوی محمد علی صاحب خود ہی فیصلہ کی اس "نہایت آسان راہ" کو چھوڑ دیں۔ دوسرے معاملات کو ملتوی رکھنے کی بجائے انہیں مقدم کرنا چاہیں اور سب سے پہلے اس ایک بات کے فیصلہ کرنے پر رضامند نہ ہوں۔ تو فرمایئے کیا اس کا بدیہی نتیجہ یہ نہیں۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب اللہ تعالےٰ کے سامنے جواب دہی اور سلسلہ کی خیر خواہی کو مدنظر رکھ کر بات نہیں کر رہے۔ میں غیر مبائعین سے کہتا ہوں۔ کہ اگر آپ ہمارا فیصلہ نہ مانیں۔ ہمارے اخذ کردہ نتیجہ سے متفق نہ ہوں۔ تو جائیں دنیا کے کسی عقلمند کے سامنے جناب مولوی صاحب کی مندرجہ بالا عبارت پیش کر کے پوچھیں۔ کہ کیا ان تحریرات کا لکھنے والا اگر آج مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بحث کو فیصلہ کُن نہ سمجھے۔ اور سب سے پہلے اس کے فیصلہ کے لئے تیار نہ ہو۔ تو اس کا گریز ہے یا نہیں؟

مجھے یقین ہے۔ کہ دنیا کے دانشمند بالاتفاق مولوی محمد علی صاحب کے رویہ کو گریز اور صریح گریز قرار دیں گے۔ مجھے تو اس بارے میں اس قدر وثوق ہے کہ میں خود جناب مولوی محمد علی صاحب کو بھی اس کے متعلق اپنا ہم خیال سمجھتا ہوں۔ ورنہ وجہ کیا ہے۔ کہ قریباً ایک سال سے میں جناب مولوی صاحب کی اس تحریر کو ان کے سامنے رکھ رہا ہوں مگر وہ بالکل خاموش ہیں۔ آج تک مولوی صاحب نے ایک مرتبہ بھی اپنی اس حلفیہ تحریر کے تعلق میں درافشانی نہیں فرمائی۔ آخر کچھ تو ہے۔ جس کی وجہ سے یہ خاموشی ہے۔ میں آج پھر اتمام حجت کے طور پر اللہ تعالےٰ کے نام پر جناب مولوی صاحب اور ان کے رفقاء سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے مندرجہ بالا مجوزہ طریق فیصلہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے فیصلہ کُن مناظرہ کر لیں۔ مناظرہ تقریری ہو۔ تحریری ہو۔ لاہور میں ہو۔ یا قادیان میں ہو۔ سب منظور ہے۔ اگر اب بھی جناب مولوی محمد علی صاحب نہ اپنے مجوزہ طریق پر فیصلہ کے لئے آمادہ ہوں۔ اور نہ ہی اس مجوزہ طریق کی تغلیط کریں۔ بلکہ اس کے ذکر سے ہی پہلو تہی کریں۔ تو اے آسمان! اے زمین! اور اے دنیا کے منصف مزاج انسانو! سب گواہ رہو۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے صریح گریز اختیار کیا۔ اب وہ اللہ تعالےٰ کے حضور جواب دہ ہیں*

گزشتہ سال ہمارے مطالبات سے تنگ آ کر جناب مولوی محمد علی صاحب نے "امیر جماعت قادیان کو فیصلہ کُن بحث کے لئے دعوت" کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا۔ جس میں تحریر فرمایا کہ:۔

"ساری بحثِ نبوت تو دو جملوں میں طے ہو جاتی ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود نے دوسرے مسلمانوں کا جنازہ جائز قرار دیا ہے۔ تو آپ کے نزدیک وہ کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔ اور اگر آپ کو نہ ماننے والے مسلمان ہیں۔ تو یقیناً آپ کا دعویٰ نبوت کا نہیں .... اور اگر آپ کے ارشادات قابل تعمیل ہیں۔ تو نبوت کا مسئلہ حل شدہ ہے" (پیغام صلح ۱۹۔ نومبر ۱۹۳۶ء)

اس چیلنج کا مطلب واضح ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نبوتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں بحث کے لئے بلاتے ہیں۔ اور اس مسئلہ کے حل کرنے کے لئے حضور علیہ السلام کے ارشادات کو قابل تعمیل ماننا ضروری قرار دیتے ہیں غرض موضوع بحث طے شدہ ہے ہاں مولوی محمد علی صاحب اسی مضمون میں لکھتے ہیں:۔

"صرف یہ چاہتا ہوں۔ کہ وہ (سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ بنصرہ العزیز) خود اپنی ذمہ داری کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک فیصلہ کُن بحث کے لئے قدم اٹھائیں"

گویا آپ کا اب صرف یہ مطالبہ تھا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے خود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ مناظرہ کرنے والے ہوں۔ اس کے علاوہ آپ کی طرف سے کوئی شرط نہ تھی۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب کے ایک معتمد بابو منظور الٰہی صاحب نے ۱۹۔ نومبر کا "پیغام صلح" بھیجتے ہوئے مجھے لکھا:۔

"آپ اخبار "پیغام صلح" کا تازہ پرچہ ملاحظہ فرمائیں جس میں حضرت مولانا محمد علی صاحب نے بغیر کسی قدیم یا جدید شرط کے امیر جماعت قادیان کو مباحثہ کا چیلنج دیا ہے۔ اگر آپ لوگوں میں تحقیقِ حق کا خیال ہے۔ تو اس مباحثہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ کیونکہ آپ ہماری جماعت کو ایسے ایسے چیلنج دینے کے عادی ہیں۔ ہر دو جماعتوں کے بانیان اختلاف موجود ہیں کیوں نہ وہ خود میدان میں نکل کر باہم مباحثہ کر کے جماعت کو اختلاف سے نکالیں۔ ہماری کسی سے رشتہ داری نہیں کہ ہم خواہ مخواہ دین کے معاملہ میں کسی کی پچ کریں۔ آپ کو خاص طور پر اس مباحثہ کی منظوری کا انتظام کرنا چاہیئے"

پس مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے کسی قسم کی "قدیم یا جدید شرط" نہ تھی۔ ان کا اور ان کے ساتھیوں کا صرف یہ مطالبہ تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کا مباحثہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے کریں:۔

میں نے "پیغام صلح" کا پرچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

میں مولوی محمد علی صاحب سے نبوت حضرت مسیح موعودؑ کے بارے میں بحث کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ میری طرف سے اعلان کر دیں۔ چنانچہ اخبار الفضل ۱۱ر دسمبر ۱۹۳۶ء میں خاکسار نے یہ اعلان کر دیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے کہا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی اپنی تحریر نہیں ہے۔ اس پر حضور نے مندرجہ ذیل تحریر شائع فرمائی

"میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے مولوی ابوالعطاء صاحب سے کہا تھا۔ کہ میں مسئلہ نبوت میں مولوی محمد علی صاحب سے خود مباحثہ کرنے کو تیار ہوں۔ آپ ان سے شرطیں طے کریں۔ سو معقول شرائط جنمیں کوئی لغویت اور کھیل کا پہلو نہ ہو جب بھی طے ہو جائیں۔ تو مجھے مولوی صاحب سے مباحثہ کرنے میں کوئی عذر نہیں۔ انشاء اللہ مباحثہ کی غرض اگر ایک جماعت تک حق کی آواز کا پہونچانا ہو۔ تو اس میں مجھے عذر ہی کیا ہو سکتا ہے۔ عذر تو اسی صورت میں ہوتا ہے جب مباحثہ کو کھیل یا فساد کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔"

اس اعلان کے بعد مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے لئے کوئی گنجائش باقی نہ رہ گئی۔ لیکن حق کا مقابلہ آسان نہیں۔ اس لئے مولوی محمد علی صاحب نے اس واضح اور آسان طریق فیصلہ سے انحراف کیا۔ اور ہرگز تیار نہ ہوئے۔ کہ اپنے حلفیہ مجوزہ طریق فیصلہ کی رو سے تصفیہ کر لیتے۔ حتیٰ کہ ہمیں کہنا پڑا۔ کہ

"میں تم کو خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں۔ کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کر لو۔ اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہو جائے۔ دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو۔ اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے۔"

(ٹریکٹ مولوی محمد علی صاحب)

کیا مولوی صاحب اب بھی اس طریق پر فیصلہ کن مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔؟

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

وصایا کے متعلق بعض توضیحات

معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض احباب کو وصایا کے متعلق یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ انہوں نے اپنی کل جائداد کے کم ازکم ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرنے کی بجائے اپنی جائداد کے صرف ایک خاص حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کر دینا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات مندرجہ رسالہ الوصیت متعلقہ وصایا کی تعمیل کے لئے کافی سمجھ لیا ہے۔ مثلاً اگر ان کے چار لڑکے ہیں۔ تو انہوں نے اپنی جائداد کا ۴/۵ حصہ ان لڑکوں کا حق تصور کر کے در باقی کے ۱/۵ حصہ کو اپنا حق شمار کر کے اس ۱/۵ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کر کے رسالہ الوصیت کے منشا در بارہ وصایا کو پورا کر دینے والا خیال کیا ہے۔ جو درست نہیں۔ کیونکہ یہ دراصل ۱/۱۰ حصہ کی نہیں بلکہ ۱/۵۰ حصہ کی وصیت ہوگی۔ جو کسی صورت میں بھی رسالہ الوصیت کے ماتحت نہیں آسکتی۔ پس اگر کسی دوست نے اس غلط خیال کے ماتحت ایسی وصیت کی ہو (جیسا کہ سنا گیا ہے) تو وہ جلد سے جلد اس غلطی کی اصلاح کریں۔ اور کر لیں کیونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ موت اچانک آ جائے اور اس غلطی کی اصلاح کا موقعہ ہاتھ سے جاتا رہے۔

اسی طرح یہ طریق بھی درست نہیں کہ حصہ وصیت کی مقدار کو کم کرنے کی غرض سے کوئی صاحب اپنی جائداد کا صرف تھوڑا سا حصہ اپنے لئے مخصوص کر کے باقی تمام جائداد اپنے متعلقین میں فرضی طور پر یا واقعی طور پر تقسیم کر دیں۔ اور جو تھوڑا سا حصہ اپنے لئے باقی رکھا ہو۔ اس کے مثلاً ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کر دیں۔ اور یہ طریق بھی درست نہیں۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے کسی نمائندہ کے ذریعہ یا واسطہ کے بغیر خود بخود ہی اپنی جائداد کی مالیت اور قیمت کا اندازہ لگا کر اس قیمت کا مثلاً ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کے پاس ادا کر کے یا ادائیگی کا وعدہ کر کے سمجھ لیا جائے۔ کہ گویا حضور کے ارشادات متعلقہ وصایا کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ وصایا کا معاملہ درحقیقت کسی فرد بشر کے ساتھ یا کسی انجمن کے ساتھ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ نیز وصایا کی بنا سراسر اخلاص پر ہے۔ اور اخلاص اور دھوکہ کبھی جمع نہیں ہو سکتے

ربنا اغفر لنا ذنوبنا و اسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین۔

خاکسار۔ محمد اسمٰعیل احمدی یکے از ممبران مجلس کارپردازان مصالح مقبرہ بہشتی

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین سے گزارش

میں ایک ایسا مسلم ہوں جس کا تعلق نہ قادیانی احمدی حضرات سے ہے نہ لاہوری احمدی حضرات سے۔ نہ شیعہ ہوں۔ نہ سنی ہوں۔ نہ دیوبندی ہوں۔ نہ کانپوری نہ امرتسری نہ دہلوی نہ شیخ نہ سید نہ مغل نہ پٹھان۔ اور طرہ یہ کہ مسلم ہوں۔

اخبار الفضل ۲۸ نومبر ۱۹۳۷ء کے صفحہ ۴ پر ایک مضمون جناب مولوی فاضل ملک محمد عبد اللہ صاحب کا میری نظر سے گذرا۔ جو نہایت مدلل نہایت مہذب اور نہایت ہی اعلےٰ پیمانہ پر لکھا گیا ہے۔ ملک صاحب نے جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدی لاہور کے ذہن نشین نہایت خوشگوار لہجہ میں یہ امر کیا ہے۔ کہ جب معاملہ مجلس مشاورت میں ابھی طے ہی نہیں پایا۔ اور کوئی اعلان جماعت احمدیہ قادیان یا ان کے خلیفہ محترم کی جانب سے واضح الفاظ میں کانگرس میں شرکت کیلئے نہیں ہوا۔ تو مولوی صاحب نے بلا سوچے سمجھے ایک ایسی بات جناب خلیفہ صاحب اور آپ کی جماعت کی طرف کیوں منسوب کر دی۔ جس سے بہت سی غلط فہمیاں ظہور میں آسکتی ہیں۔ مولوی صاحب کا لفظ چودھراہٹ لکھنا بڑی مکروہ عبارت تھی۔ اور ان کی شان کے شایاں نہیں تھا۔

مجھے امید ہے کہ آئندہ مولوی صاحب اس قسم کے بے معنے اور لغو جملے استعمال کرنے سے یقیناً گریز کرینگے۔ اس لئے کہ ان باتوں سے کچھ حاصل نہیں۔ ہر مسلم کو ہر مسلم سے نزدیک تر آنے کا سامان کرنا چاہیے خواہ عقائد میں فرق کیوں نہ ہو۔ میرے جیسے نالائق شخص سے اگر اسی قسم کی غلطی ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اس لئے کہ میں نہ مولوی نہ ملاں۔ مگر جو شخص کا اسلام کا مولوی ہو۔ تبلیغ اسلام کی اشاعت کرتا ہو۔ اس کے لئے یہ شایاں نہیں۔ کہ کوئی ایسا لفظ کہے۔ جو حقیقتاً مکروہ ہو۔ یہی چیز دوسرے الفاظ میں گالی کہلاتی ہے۔ ہاں میں یہ کہہ رہا تھا۔ کہ معاملہ جبکہ مجلس مشاورت میں ابھی طے ہی نہیں پایا۔ تو مولوی صاحب نے از خود یہ نتیجہ کیسے اخذ کر لیا۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان مسلم لیگ سے گریز کر رہی ہے وہ زیادہ سے زیادہ یوں لکھ سکتے تھے کہ جماعت قادیان کے ہاں یہ معاملہ زیر غور ہے۔ مگر میں اور میرے ساتھی یقیناً مسلم لیگ کے ساتھ ہیں۔ اور ہماری شمولیت کے یہ اسباب ہیں۔ مگر اب اللہ ہی جانتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کی اس جلد بازی کا ہم کو جن کا تعلق مسلم لیگ سے ہے کیا۔ نتیجہ برداشت کرنا پڑے گا۔

مولوی صاحب کو غالباً یاد ہوگا۔ ابھی عرصہ قریب ۳-۴ ماہ کا ہوا۔ کہ الفضل کے سیاسی نامہ نگار صاحب نے مسلم لیگ اور مسٹر محمد علی جناح کی تائید کی تھی۔ باوجودیکہ کچھ مذہبی عقائد وغیرہ کی بنا پر قادیانی احمدی حضرات کو مسلم لیگ سے اختلاف بھی تھا۔ مگر جہاں تک مسلم سیاسیات کا تعلق ہے۔ یا تعلق تھا۔ انہوں نے مسلم لیگ اور مسٹر جناح سے اتفاق کیا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب جماعت احمدیہ قادیان کو سیاسیات میں حصہ لینے کی طعنے دیتے رہتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ مولوی صاحب کی سیاسیات سے کیا مراد ہے۔ اپنی حفاظت کی تدبیر سوچنا اور اسپر عمل کرنا اور کرانا تو غالباً کوئی ایسا امر نہیں ہے۔ جسپر طعنے دینے کی نوبت آئے۔ کیا تبلیغ اسلام کا یہ ایک جزو نہیں ہے۔

مولوی محمد علی صاحب سے التجا ہے کہ وہ اس قسم کے جھگڑوں میں نہ پڑیں ان کے لئے یہ ہی کیا کم ہے۔ کہ آپ قادیانی حضرات سے الجھتے رہیں۔ مگر خدا کے لئے مسلم لیگ کے معاملہ میں حضرات قادیانی احمدیوں کے جذبات کو نہ بھڑکائیں۔ اور نہ اس معاملہ میں ان سے کوئی گفتگو کریں۔ یہ ہمارا کام ہے۔ ہم ان حضرات کے سامنے ہاتھ جوڑ لیں گے۔

میرا جہانتک کہ عقائد کا سوال ہے اور تعلق ہے۔ خدا گواہ ہے۔ کہ مجھ کو ان کے مذہبی عقائد سے اختلاف ہے۔ مگر جہاں تک کہ وہ اچھے خاصے سیاسی مسلمان ہیں۔ ہم ان کو مسلم لیگ سے ایک انچ بھی اِدھر اُدھر نہ ہونے دیں گے۔ فروعی معاملات میں ہر ایک جماعت کا ایک دوسری جماعت سے اختلاف ہے۔ مگر مسلمانوں کی ہر جماعت وہ خواہ کوئی بھی کیوں نہ ہو ہر جماعت اور ہر جماعت کا ہر مسلمان اچھا خاصہ مسلمان ہے

(ایک مسلمان)

اسلامی پریس کی آواز

بٹالہ کے سکھ مجسٹریٹ کی بیباکی کے خلاف

معزز معاصر "انقلاب" اپنے ۱۲ دسمبر کے پرچہ میں لکھتا ہے :-

مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ سردار جسونت سنگھ کے خلاف ایک سنگین شکایت اخباروں میں شائع ہوئی ہے۔ کہ انہوں نے ایک مقدمے کی سماعت کے دوران میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایک دل آزار فقرہ استعمال کیا۔ اور شیخ چراغ دین صاحب ایڈووکیٹ کے ٹوکنے کے باوجود اس فقرے کو دہرایا۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہ ناپاک رویہ ایک ذمہ دار حاکم عدالت کو کہاں تک زیب دیتا ہے۔ کیا سردار جسونت سنگھ کو یہ معلوم نہیں۔ کہ مسلمان اپنے آقا و مولا کی عزت و ناموس کو اپنی عزیز ترین متاعوں سے بھی ہزار درجے زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ جو شخص مسلمانوں کے جذبات کے اس نازک ترین نقطہ سے بے خبر ہے۔ وہ یقیناً اس قابل نہیں۔ کہ عدالت کی کرسی پر بیٹھے۔ جو شخص حکومت کی طرف سے اس فرض کی بجا آوری پر متعین ہے۔ کہ لوگوں سے بلا امتیاز مذہب و ملت انصاف کرے۔ اور تمام مذاہب کے پیشواؤں کی تعظیم کرائے۔ اگر وہی اپنی زبان پر پہرا نہ بٹھا سکے۔ اور بے احتیاطی سے ایسے فقرات کہہ بیٹھے جن سے مسلمانوں کے دلوں کو انتہائی صدمہ پہنچے۔ تو وہ یقیناً اس قابل ہے کہ حکومت کی طرف سے اس کو سختی سے سخت سرزنش کی جائے گی۔ تاکہ وہ آئندہ اپنے ہوش و حواس کو قائم رکھ کر مقدمات کی سماعت کیا کرے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ حکومت پنجاب اس معاملہ میں فوری کارروائی کرے گی۔ مسلمان اس مجسٹریٹ کی طرف سے غیر مشروط اظہار افسوس کا مطالبہ کرتے ہیں۔

رائل انڈین نیوی

۱۵ تا ۱۷ سال کے لڑکے جو میٹریکولیشن یا اسی معیار کا کوئی دوسرا امتحان پاس کر چکے ہوں۔ رائل انڈین نیوی کی کمیونیکیشن برانچ میں داخلہ کے لئے ضرورت ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں

دی سکواڈرن سگنل آفیسر
نیوی آفس
بمبئی

The Squadron
Signal Officer,
Navy Office Bombay.

اور یکم جنوری ۱۹۳۸ء سے قبل ضرور پہنچ جانی چاہئیں۔ لڑکوں کو اپنی درخواستوں کے ہمراہ (جو ان کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہونی لازمی ہیں)

الف:- ان کے اپنے اپنے ہیڈ ماسٹر کی طرف سے کیریکٹر (چال چلن) اور قابلیت کے سرٹیفکیٹ

ب:- ان کے والدین کی تحریری منظوری کہ ۱۲ سال تک ایکٹو اور دس سال تک ریزرو سروس پر وہ رضامند ہیں۔

ج:- ایک قابل یعنی کوالیفائیڈ میڈیکل پریکٹیشنر کا تندرستی اور تنومندی کا سرٹیفکیٹ ہونا چاہیئے۔

لڑکوں کو ۱۲ سال تک مسلسل ملازمت اور ۱۰ سال تک ریزرو ملازمت کے لئے درج رجسٹر کیا جائے گا۔ پہلے دو سالوں کے لئے ان کو ماہوار ۱۵ روپیہ تنخواہ ملے گی۔ اس کے بعد تنخواہ میں ترقی ہوتی رہے گی۔ حتیٰ کہ قریباً ۱۵ سال کے بعد زیادہ سے زیادہ تنخواہ ۱۰۰ روپیہ ماہوار تک ہو جائے گی۔ بشرطیکہ امیدوار ہر ترقی کے لئے اپنے آپ کو اہل ثابت کرے۔ جن آدمیوں کو وارنٹ آفیسرز کے لئے منتخب کیا جائے گا۔ وہ ۱۸۰ روپیہ تنخواہ تک پہنچ سکیں گے۔

لڑکوں کو کپڑا رہائش اور راشن مفت ملے گا۔ اور ابتدائی دو سال کی ٹریننگ کے بعد وہ سالانہ دو ماہ کی رخصت با تنخواہ لینے کے حق دار ہو سکتے ہیں۔

داخلہ سے پیشتر لڑکوں کو تعلیمی اور طبی (میڈیکل) امتحان دینا ہوگا۔ اور اگر ان کو بالمشافہ گفتگو (انٹرویو) کے لئے منتخب کیا گیا۔ تو ان کو بمبئی تک کا ریل کا پاس مفت ملے گا۔ وہاں ان کو اپنی قابلیت ثابت کرنے کا ایک امتحان دینا ہوگا

اگر کامیاب ہوئے تو ان کو فوراً ٹریننگ شروع کرنی ہوگی۔ اگر وہ ناکام رہیں۔ تو ان کو ان کے گھر کے قریب ترین سٹیشن کا ریل کا مفت پاس دیا جائے گا۔

فی الحال صرف مسلمانوں، عیسائیوں اور اینگلو انڈین امیدواروں کے لئے جگہ خالی ہے۔

ایچ۔ ایم آئی
ڈاک یارڈ
بمبئی ۲۹ نومبر ۱۹۳۷ء

سی۔ جے۔ نکل
کیپٹن۔ آر۔ این۔ آر۔ آئی
برائے فلیگ آفیسر کمانڈنگ
رائل انڈین نیوی

ایک مکان برائے فروخت

محلہ دارالبرکات میں ایک مکان جس کی دس مرلے زمین ہے اور اس میں سے مرلے میں دو فٹ بھرتی ہے۔ اور دو کمرے ہیں۔ ایک کمرہ ۱۲ × ۱۸ دوسرا کمرہ ۱۲ × ۱۲ ایک باورچی خانہ ۶ × ۴ فٹ ایک غسلخانہ ہے اور باقی ۴ مرلے زمین میں خوب اچھا باغیچہ ہے برائے فروخت ہے خواہشمند احباب ملک محمد طفیل صاحب سے خط و کتابت کریں۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور کیجیئے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجیئے بعد استعمال پھر وزن کیجیئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کرے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بناوے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی مبہی ہے اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)، نوٹ:- فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

باجلاس جناب چوہدری عطا محمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم ملتان تحصیل

ٹلو رام ولد چوہدری کیول رام۔ اقوام بھاٹیہ سکنہ نواب پور تحصیل ملتان۔ فریق اول

بنام

خدا بخش و امیر بخش پسران عظیم بخش اقوام نزکانہ سکنا تے نواب پور غلام قادر شاہ و عبد الغنی لق شاہ و کریم حیدر شاہ پسران محمد شاہ اقوام سید بخاری سکنا نے موضع شاہ پور ڈاک خانہ نواب پور تحصیل ملتان

فریق ثانیان

درخواست تقسیم اراضی کھاتہ نمبر ۵۰۶ کھتونی نمبر ۱۱۵ تا ۱۶۱۹ برقبہ سالم ۱۸ کنال داخلی موضع نواب پور تحصیل ملتان

اشتہار

بمقدمہ صدر۔ مقدمہ مندرجہ بالا میں خدا بخش وغیرہ فریق ثانیان مذکورہ بالا کو متعدد بار طلب کیا گیا ہے۔ مگر وہ تا حال حاضر عدالت نہیں آئے ہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ حاضری عدالت ہذا سے گریز کر رہے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۱۸ [illegible] کو عدالت ہذا میں بغرض بیان دہی حاضر آویں۔

ورنہ ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

مورخہ ۸ [illegible]

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

PLANS OF HINDURAJ

یعنی

ہندو راج کے منصوبے کا انگریزی ترجمہ

یہ کتاب کیسی ہے۔ اور اس کا ترجمہ کس پایہ کا ہے۔ اس کے متعلق مندرجہ ذیل آراء ملاحظہ ہوں۔ امید ہے کہ دردمندانِ اسلام کتاب ہذا کی اشاعت کی ضرورت محسوس کرکے اشاعت میں دل کھول کر حصہ لیں گے۔

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ملک فضل حسین صاحب مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ایک خاموش مگر ٹھوس کام کرنے والے انسان ہیں۔ اور کثرت مطالعہ کی وجہ سے بہت مفید ذخیرہ جمع کر دینے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ گذشتہ ایام میں ان کی ایک کتاب ہندو راج کے منصوبے حصہ اول شائع ہوئی تھی۔ (جس کا اب دوسرا حصہ بھی شائع ہوچکا ہے) اب ملک صاحب کی اس قابل قدر تصنیف کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہوگیا ہے۔ کتاب کے حقیقی محاسن کے علاوہ اس ترجمہ کی طباعت اور کاغذ وغیرہ بھی بہت عمدہ ہیں۔ اس قسم کا لٹریچر ملک کے فرقہ وارانہ حالات کو سمجھنے اور مسلمانوں کے مطالبات کی ضرورت اور معقولیت کا اندازہ کرنے کے لئے بہت مفید اور ضروری ہے۔ امید ہے کہ احباب اس مفید کتاب کے انگریزی ترجمہ کو انگریزی خواں طبقہ میں شائع کرکے ملک و قوم کی خدمت میں ایک ضروری حصہ لینے والے ثابت ہونگے۔

ایڈیٹر صاحب اخبار "الفضل" جن لوگوں نے مہاشہ فضل حسین صاحب کی معرکۃ الآرا تصنیف ہندو راج کے منصوبے دیکھی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ موجودہ سیاسی حالات کے لحاظ سے مسلمانوں کیلئے یہ کیسی مفید اور ضروری چیز ہے۔ بہی خواہان ملت کی دلی آرزو تھی۔ کہ اس کا ترجمہ انگریزی میں شائع کیا جائے تا برطانوی مدبرین پر ہندو ذہنیت بے نقاب ہوسکے۔ اور ہم نہایت خوشی کے ساتھ یہ اعلان کرسکنے کے قابل ہوئے ہیں۔ کہ ملک کے مشہور ادیب مسٹر ترمذی بی اے ایل ایل بی نے کمال محنت کے ساتھ اس کتاب کا سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کر دیا ہے۔ جو نہایت اعلےٰ کاغذ پر عمدگی کے ساتھ شائع ہوچکا ہے۔ اور اس کی اڑھائی تین صد کاپیاں اپنے خرچ پر انگلستان کے مشہور مدبرین اور ممبران پارلیمنٹ کو پہنچا دی گئی ہیں۔ اس کتاب کی قیمت اس کے فوائد اور خوبیوں کے پیش نظر اگر زیادہ بھی رکھی جاتی تو کم تھی۔ لیکن اس خیال سے کہ زیادہ سے زیادہ وسیع حلقہ میں اس کی اشاعت کی جاسکے قیمت برائے نام یعنی صرف ایک روپیہ رکھی گئی ہے۔ جو اصل لاگت سے بھی کم ہے۔ ہم ناظرین کرام سے پرزور سفارش کرتے ہیں۔ کہ کثرت کے ساتھ خرید کر اس کی اشاعت کریں۔ کیونکہ موجودہ حالات میں یہ مسلمانوں کی بہترین سیاسی خدمت ہے"

ایڈیٹر صاحب اخبار "انقلاب" لاہور ملک فضل حسین صاحب کی مشہور کتاب "ہندو راج کے منصوبے" پر ریویو احباب کرام "انقلاب" میں ملاحظہ فرما چکے ہیں اس مفید کتاب کا انگریزی ترجمہ مسٹر ترمذی نے کیا ہے۔ کتاب کی خوبیوں کے متعلق کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں اس کے کئی ایڈیشن اسوقت تک شائع ہوکر ملک سے خراج تحسین حاصل کرچکے ہیں مسٹر ترمذی کی زبان بیحد فصیح ہے اور کتاب کا کاغذ اور چھپائی بھی قابل تعریف ہے ہمیں یہ معلوم کرکے بیحد خوشی ہوئی۔ کہ اس کتاب کی تین سو کاپیاں برطانوی پارلیمنٹ کے ممبروں میں تقسیم کی گئی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ انگریزی دان اصحاب اس کو ہاتھوں ہاتھ خرید کر کتاب کی قدر افزائی کرینگے۔ کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ حجم ۲۰۰ صفحہ قیمت صرف ایک روپیہ

اردو حصہ اول کی قیمت ۶/ حصہ دوم کی قیمت ۶/

سنسکرت کے فاضل مولوی ناصر الدین عبد اللہ صاحب کی دو نئی محققانہ کتابیں

وید مقدس اور قرآن کریم

اس عالمانہ و محققانہ کتاب میں الہامی کتاب کے ۱۶ معیار مقرر کرکے ان سے قرآن کریم اور وید مقدس کی جانچ کرتے ہوئے دونوں کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور ویدوں کے مصنفین کے نام بالترتیب بتائے گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی ویدوں کی اصل حقیقت بھی تفصیل کے ساتھ واضح کی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی قرآن حکیم کی صداقت و عظمت بھی آشکار کی گئی ہے۔ امید ہے کہ دوست اس کو پڑھکر اپنی معلومات میں کافی اضافہ کرینگے۔ کاغذ لکھائی چھپائی اعلےٰ حجم تقریباً ڈیڑھ سو صفحہ اصلی قیمت ۸/ مگر سالانہ جلسہ کی خوشی میں صرف بارہ آنہ (۱۲/) کردی گئی ہے۔

آسمانی پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش

اس بہترین فاضلانہ کتاب میں بانی آریہ سماج کے ان تمام اعتراضوں کے قرار واقعی الزامی اور تحقیقی جواب دئے گئے ہیں۔ جو انہوں نے اپنی کتاب کے چودھویں باب میں قرآن کریم۔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کئے تھے اسکے علاوہ ضمناً اور بھی کئی ایک ضروری مضامین پر ویدک لٹریچر کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔ اور کئی ایسے مسائل منظر عام پر لائے گئے ہیں۔ جیسے گوشت خوری وغیرہ جن کو ہر ایک نہیں جانتا۔ توقع ہے کہ آریہ سماج اور ویدک دھرم کے مسائل خصوصی اور اسلامی تعلیم کی خوبیوں سے واقف ہونے کے خواہشمند اس نادر کتاب کو ہاتھوں ہاتھ خریدیں گے۔ اور فائدہ اٹھائیں گے۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ حجم سوا تین سو صفحہ۔ اصل قیمت دو روپیہ (۲/) مگر جلسہ سالانہ کی خوشی میں صرف عہ/ میں ہی مل جائے گی۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ہر دو کتابیں زیادہ تعداد میں منگوا کر خود بھی پڑھیں۔ اور دوسروں کو بھی پڑھوائیں۔

اب تو بہت تھوڑی تعداد باقی رہ گئی ہے

ملنے کا پتہ:- **مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

اخراج از جماعت کا اعلان

فلاسفر الہ دین کو بوجہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے خلاف بدزبانی کرنے کے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے جماعت احمدیہ سے خارج کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمایا ہے۔ لہٰذا احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ فلاسفر مذکور کا جماعت احمدیہ سے بوجہ اسکی بے باکی کے اب کوئی تعلق نہیں۔

یاقوتی گولیاں

(رجسٹرڈ) یہ گولیاں حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب شاہی طبیب ریاست جموں و کشمیر و خلیفۃ المسیح الاول کا ایک خاص نسخہ ہے۔ جو نہایت توجہ اور دیانتداری سے بنایا جاتا ہے۔ چونکہ اس کے اجزا نہایت صحیح اور قیمتی ہیں۔ مثلاً مشک۔ عنبر۔ مروارید یاقوت وغیرہ سے مرکب ہیں۔ اس لئے یہ گولیاں نہایت زود اثر اور مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ بہت تھوڑا عرصہ ہوا۔ کہ یہ پبلک کے سامنے آئی ہیں۔ لیکن بکثرت سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موصول ہو رہے ہیں۔ کہ یہ گولیاں واقعی ایک نادر تحفہ ہیں۔ اور نہایت مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ یہ گولیاں تمام اعضائے رئیسہ کو تقویت دینے کے علاوہ مادہ تولید بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ اور ان تمام امراض کے لئے مفید ہیں۔ جو دل و دماغ اور اعضاء رئیسہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ باوجود ان اوصاف کے پچاس سنہری گولیوں کی قیمت صرف پانچ روپیہ ہے۔

نوٹ :- امراض زنانہ مثلاً درد کمر۔ سیلان الرحم وغیرہ میں بھی بیحد مفید ثابت ہو رہی ہیں۔

اکسیر مالش یاقوتی گولیوں کے ہمراہ اکسیر مالش کا استعمال نہایت ہی مفید ہے یہ اکسیر مالش بالکل بےضرر ہے اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے قیمت ایک روپیہ

تمام درخواستیں بنام :- مینیجر یاقوتی گولیاں بٹالہ (یا) محلہ دار الفضل قادیان ضلع گورداسپور

خط بطرف جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ اندرون ہند

برادران کرام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ غالباً آپ کو علم ہوگا۔ کہ تحریک جدید کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دہلی میں ایک عظیم الشان دواخانہ جاری فرمایا ہے۔ اس میں جہاں تحریک جدید کا سرمایہ صرف ہوا ہے۔ وہاں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ نوازش اپنا ذاتی سرمایہ بھی لگایا ہے۔ اس دواخانہ کی غرض و غایت طب یونانی کا احیاء ہے۔ اس میں ہر قسم کی ادویات پورے اور خالص اجزاء سے نہایت ہی دیانتداری اور پابندی اصولِ دواسازی سے تیار کی جاتی ہیں ہر قسم کے مرکبات و مفردات ہر وقت مل سکتے ہیں۔

جلسہ سالانہ میں دواخانہ ہذا دارالامان میں اپنی دکان لے جائیگا۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ اس وقت ہمارے دواخانہ میں تشریف لاکر ہماری حوصلہ افزائی فرمائینگے اور دواخانہ کی ترقی کے متعلق اپنے قیمتی مشوروں سے سرفراز فرمائیں گے اس مبارک تقریب پر دکان تو وہاں لیجائی جائیگی۔ لیکن یہ ہمارے لئے مشکل ہے کہ سب دوائیاں ساتھ لیجائیں اس لئے وہ صاحبان جن کو کسی قسم کی دوائی کی ضرورت ہو وہ اس دوائی کے متعلق یا مرض کے متعلق ہمیں اطلاع دیدیں اور لکھیں کہ یہ دوائی یا اس مرض کے لئے مجرب دوائی دارالامان پہنچائی جائے۔ ہم وہ دوائی دارالامان میں ان کی خدمت میں پیش کر دینگے۔ اس صورت میں محصول ڈاک کی بچت بھی ہو جائیگی اور چیز بھی بہترین حالت میں آپ کے ہاتھوں تک پہنچ جائے گی۔ سو اگر جناب کو عرق ماء اللحم یا کسی خمیرہ یا کسی اور چیز کی ضرورت ہے تو ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ ۲۰ دسمبر تک ہمیں ضرور آگاہ کر دیجئے گا۔ آخر میں یہ عرض ہے کہ اس قومی دواخانہ کی ترقی کے لئے کوشش کرنا آپ کا مقدس ترین فرض ہے کیونکہ اس کی ترقی سے قوم کی بنیادیں بھی مضبوط ہوں گی۔ والسلام۔ مینیجر ویدک یونانی دواخانہ - دہلی

نہایت با موقع رقبہ کی قیمتوں میں رعایت کا اعلان

جس رقبہ کے متعلق آپ پہلے اعلان پڑھ چکے ہیں۔ جو کہ احمدیہ فارم کے متصل ہے۔ حضرت نواب صاحب کی کوٹھی سے جانب مشرق ہے۔ ریلوے سٹیشن ہائی سکول سے بالکل نزدیک ہے۔ اس کی قیمت میں ۱۵ دسمبر سے لے کر ۱۵ جنوری تک ۱۰ فی صدی کی صرف جلسہ سالانہ کے لئے رعایت کی جاتی ہے۔ نہایت نادر موقعہ۔ ہر کنال کو بیس فٹ کی سڑک لگتی ہے۔ شاہراہ تیس فٹ کا ہے۔ سابقہ قیمت بیس فٹ کی سڑک پر ۱۲۵ روپیہ مرلہ تھی۔ اور تیس فٹ کی سڑک پر ۱۸۰ روپیہ مرلہ تھی۔ اس پر اب دس فی صدی کی رعایت ہوگی۔ پہلے درخواست بھیجنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

بعض نہایت باموقعہ دکانوں کے رقبے بھی ہیں۔ دار الانوار میں بھی ایک رقبہ قابل فروخت ہے۔ ان کے متعلق فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

المعلن

چوہدری حاکم دین - دکاندار - بازار ریتی چھلہ قادیان

نمبر ۲۹۰ جلد ۲۵ روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۳۷

قادیان میں باموقعہ دوکانوں اور مکانوں کیلئے قطعات

دوستوں کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت قادیان کے مختلف محلہ جات میں مناسب قطعات سکنی کے علاوہ ریلوے سٹیشن کے متصل دوکانوں کے لئے بھی نئے قطعات تجویز کئے گئے ہیں۔ جو دس دس مرلہ کی صورت میں پچاس فٹ والی چوڑی سڑک پر واقع ہیں۔ جن میں فی قطعہ تین عدد دوکانات اور ایک رہائشی مکان اور بالاخانہ وغیرہ تعمیر ہو سکتے ہیں چونکہ دوکانوں کے قطعات تعداد میں تھوڑے ہیں۔ اس لئے خواہشمند احباب جلد درخواستیں بھجوائیں اگر کسی دوست نے ان قطعات کے متعلق پہلے کبھی کوئی درخواست دی ہوئی ہو تو انہیں بھی دوبارہ درخواست دینی چاہئیے۔

نقشہ قطعات مجوزہ دوکانات درج ذیل ہے

شرق ریلوے یارڈ

ریلوے یارڈ

۵ فٹ گلی

1	2	3	4	5	6	7	8	9		10	11	12	13	14	15	16	17	18

37.6   40   15   30   50   60

شمال   جنوب

سڑک

60 ریلوے روڈ

غرب
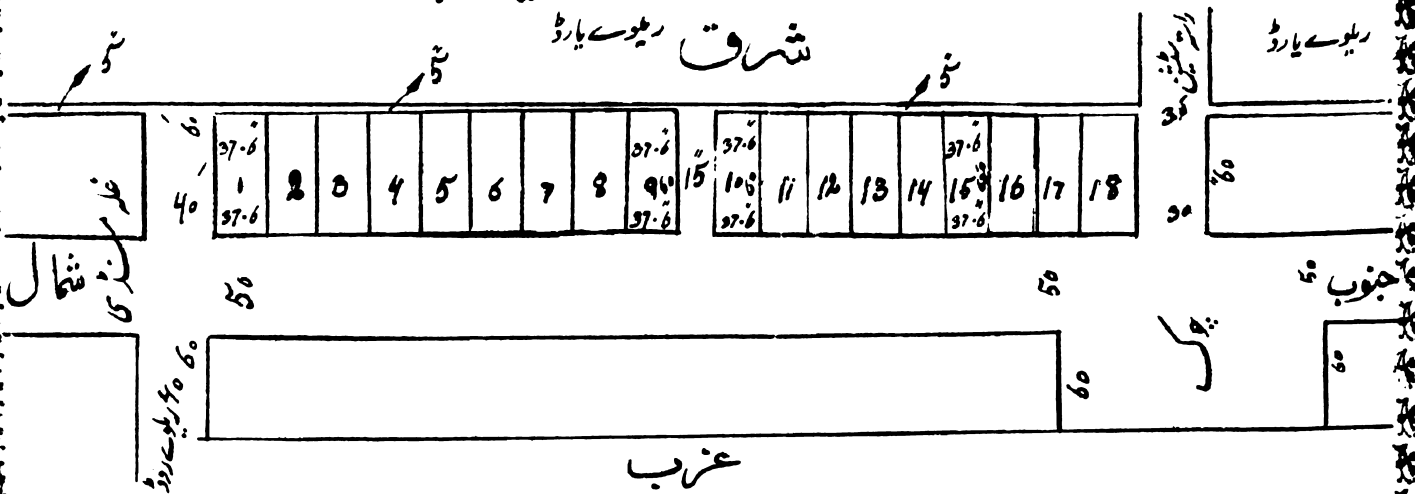
ان میں سے صرف قطعات نمبر ۳ تا ۷ و قطعات نمبر ۱۲ تا ۱۶ یعنی کل دس قطعات قابل فروخت ہیں۔ ہر قطعہ کا ماتھا ۳۷½ فٹ ہے اور طول ۶۰ فٹ ہے۔ اور ان قطعات کے عقب میں ریلوے یارڈ کی جانب پانچ فٹ کی گلی رکھی گئی ہے۔ قیمت فی قطعہ ساڑھے سات سو روپیہ مقرر ہے۔ ایک خریدار کے پاس ایک قطعہ سے زیادہ نہیں فروخت کیا جائیگا۔

خاکسار مرزا بشیر احمد

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ آج لنڈن نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹیشن کاسل کیری پر گلاسکو ایکسپریس کی ایک پسنجر ٹرین سے ٹکر ہوگئی۔ جس سے کئی درجن اشخاص ہلاک ہو گئے۔ ٹرین سے ۳۴ لاشیں برآمد کی گئی ہیں۔ ان میں سے بعض بالکل ناقابل شناخت ہوگئی ہیں اس وقت تک پانچ عورتوں اور چار مردوں کی شناخت نہیں ہوسکی۔ ان کے علاوہ ۹۲ آدمی زخمی ہوئے ہیں ۱۹۱۵ء کے بعد برطانیہ میں ریلوے کا اتنا خوفناک حادثہ کبھی نہیں ہوا۔ ہلاک شدگان میں ایک ملک معظم کے باڈی گارڈ کا ممبر ایک مشہور کھلاڑی اور ڈونڈی کا ایک مشہور تاجر شامل ہے

الہ آباد ۱۱ دسمبر۔ گذشتہ شب گورنمنٹ ہاؤس میں خطابات دینے کے لئے دربار منعقد ہوا۔ تقریب کی صدارت سر ہیری ہیگ گورنر یوپی نے ادا کی۔ لیکن مجلس وزراء کے ممبر غیر حاضر رہے۔ کانگرسی وزارت نے خطابات کی فہرست تیار کرنے میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ صرف ان کے پیشروں نے فہرست تیار کی تھی۔ جس کی بناء پر خطابات دئے گئے ہیں۔

بمبئی ۱۱ دسمبر۔ آج لارڈ ٹینی سن کی ٹیم کے درمیان دوسرا ٹسٹ میچ شروع ہوا۔ تقریباً ۳ گھنٹے میں ہندوستانی ٹیم کے تمام کھلاڑی آؤٹ ہوگئے۔ اور کل ۹۳ اسکور ہوا۔

ٹوکیو ۱۱ دسمبر۔ گذشتہ جاپانیوں نے ارغوانی پہاڑی سے توپوں کے ذریعہ سخت گولہ باری کی۔ رات کو نانکن کے بازاروں سے عدم واقفیت کی وجہ سے گولہ باری بند کردی۔ چینیوں نے اس کا فائدہ اٹھا کر جوابی حملہ کردیا لیکن انہیں جاپانیوں کے مقابلہ کی تاب نہ لاکر پیچھے ہٹنا پڑا۔ ٹوکیو میں نانکن کی مکمل فتح کی خبر کا نہایت بےتابی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔

روم ۱۱ دسمبر۔ ایک تقریر کرتے ہوئے مسولینی نے نہ صرف مجلس اقوام سے علیحدگی کا اعلان کیا۔ بلکہ ان تمام ممالک سے قطع تعلق کرنے کا ارادہ بھی ظاہر کیا۔ جنہوں نے ابھی تک اطالیہ کے قبضہ حبشہ کو تسلیم نہیں کیا۔ تقریر کے دوران میں مسولینی نے کہا۔ کہ اس نے یورپ میں امن کے لئے بہت کوشش کی لیکن یورپ کی جمہوری طاقتوں نے اس سے تعاون نہ کیا۔

کلکتہ ۱۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ حکومت بنگال نے فیصلہ کیا ہے کہ ان رہا شدہ نظربندوں کو جو غریب ہیں ان کے لئے ۱۵-۱۵ روپیہ ماہوار الاؤنس دیا جائے۔ اور انہیں اپنے گھر پہنچنے کے لئے اپنے گھر کے نزدیک ترین سٹیشن تک انٹر کلاس کا کرایہ دیا جائے اور جہاں وہ نظربند رہا ہے۔ وہاں سے گھر تک سفر کے پہلے روز کے لئے ڈیڑھ روپیہ اور پھر ایک روپیہ روزانہ کے حساب سے خرچ دیا جائے گا۔

شنگھائی ۱۱ دسمبر۔ چینی سخت نقصان کے باوجود نانکن کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ آج جاپانی فوج نے اندرونی شہر پر قبضہ کرنے کے لئے ۱۰ بجے پھر شدید بمباری شروع کردی اس وقت شہر پر نہایت خونریز جنگ ہورہی ہے۔ جاپانی شہر پر مشین گنوں کی گولیوں اور بموں کی بارش کررہے ہیں چینی بھی مشین گنوں اور گولیوں سے جواب دے رہے ہیں۔ شہر کی دیوار مٹی کا ڈھیر بن گئی ہے۔

وائنا ۱۱ دسمبر۔ سبھاش چندر بوس کے داخلہ انگلستان کے متعلق ۲۵ نومبر کو وزیر ہند کو جو مکتوب ارسال کیا تھا۔ اس کے جواب میں انڈیا آفس سے ایک خط انہیں موصول ہوا ہے جس کے ذریعہ ان کے داخلہ انگلستان سے پابندی اٹھالی گئی ہے

پیرس ۱۱ دسمبر۔ فرانسیسی پولیس نے ہنگری کے ایک شخص کو گرفتار کیا جب کہ وہ فرانس اور بیلجیم کی سرحد عبور کررہا تھا۔ اس کے قبضہ سے ایسے کاغذات برآمد ہوئے۔ جن میں فرانس کے وزیر اعظم کے قتل کی سازش کا تذکرہ تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس بین الاقوامی قاتلوں کی جماعت کا مقصد الجیریا کے فرانسیسی گورنر کو بھی قتل کرنا تھا۔ مزید گرفتاریوں کے لئے وارنٹ جاری ہوچکے ہیں

برلن ۱۱ دسمبر۔ ہیمبرگ کی عدالت میں آج گیارہ اشتراکیوں کے خلاف بغاوت کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ ان کے خلاف سب سے بڑا الزام یہ تھا۔ کہ وہ ماسکو کے ریڈیو سٹیشن کی خبریں سنتے تھے۔ تین ملزموں کو ڈیڑھ سال چار کو ایک سال ۲ ماہ اور ایک کو ایک سال قید کا حکم سنایا گیا۔

پیرس ۱۱ دسمبر۔ شام میں فسطائی تحریک زور پکڑتی جارہی ہے۔ نوجوانوں میں یہ تحریک بہت موثر ہو رہی ہے۔ اس تحریک کا مقصد بدامنی پھیلانا بیان کیا جاتا ہے۔ فسطائی نوجوانوں کا ایک جلسہ دمشق میں منعقد ہوا۔ پولیس نے جب جلسہ کو منتشر کرنا چاہا۔ تو پولیس پر پتھر برسائے گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۸۰ آدمی مجروح اور ۲ ہلاک ہوئے اور ایک پولیس کا جوان بھی مارا گیا۔ شامی کابینہ نے اس جماعت کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔ اور اس جماعت کے صدر کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ جماعت کو خلاف قانون قرار دئے جانے کے خلاف فسطائی نوجوانوں نے مظاہرہ کیا۔ ازاں بعد گھنٹہ تک پولیس پر پتھر برسائے مظاہرین نے تین لاریوں کو جلا دیا مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے فوج بلالی گئی۔ مجروحین اور مقتولین کا صحیح اندازہ نہیں ہوسکا

قاہرہ ۱۱ دسمبر۔ غیرملکیوں کے لئے حکومت مصر نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ کہ وہ آئندہ بغیر لائسنس کے اسلحہ نہیں رکھ سکتے ہیں۔ اس سے پہلے انہیں اسلحہ رکھنے کی عام اجازت تھی

حیفا ۱۱ دسمبر۔ موضع قلعہ میں عربوں نے تین سرکاری افسروں پر گولیاں چلائیں۔ جس کی وجہ سے ایک افسر ہلاک ہوگیا۔ فوج نے اس گاؤں کا محاصرہ کرلیا۔ اور عربوں کے متعدد مکانات کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک مسجد کی عمارت کو بھی شدید نقصان پہنچا اور ڈائنامیٹ کی وجہ سے مسجد کی دو دیواریں اور صحن گرگیا۔ موضع سیلون میں فوج نے تین مکانات کو نذر آتش کردیا اور گولی بھی چلائی۔

بیت المقدس ۱۱ دسمبر۔ مسلح یہودیوں نے ۱۰ عربوں اور ۲ خواتین کو ہلاک کردیا۔ جس کی وجہ سے یروشلم میں عربوں اور یہودیوں کے درمیان بلوہ ہوگیا۔ فوج نے گولی چلا کر عربوں اور یہودیوں کو منتشر کردیا۔

کراچی ۱۱ دسمبر۔ روہڑی جنکشن سے ۵۰ میل کے فاصلے پر میرپور ماتھیلو ریلوے سٹیشن پر صبح ۶ بجے ایک ڈاک گاڑی اور ایک مال گاڑی کا تصادم ہوا۔ جس میں کئی مسافر زخمی ہوئے۔ اور ریلوے کا بہت زیادہ نقصان ہوا۔ ریلوے ہیڈ کوارٹرز کراچی میں دریافت کرنے پر نمائندہ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ۷ اپ لاہور میل جو گذشتہ رات کراچی سے روانہ ہوئی تھی۔ جب میرپور ماتھیلو ریلوے سٹیشن کے قریب پہنچی تو ایک مال گاڑی کے ساتھ اس کا تصادم ہوگیا۔ ۲۰ کے قریب مسافر زخمی ہوئے۔ حادثے کی اطلاع ملنے پر کراچی سے ریلوے حکام خاص ٹرین کے ذریعہ سے مقام واردات کو روانہ ہوگئے۔ ان کے علاوہ ایک ریلیف ٹرین بھی ڈاکٹروں اور ادویات سمیت روانہ کی گئی ہے۔

ناگپور ۱۱ دسمبر۔ ناگپور یونیورسٹی کورٹ نے اکیڈمک کونسل کی یہ تجویز منظور کرلی ہے کہ مسٹر گاندھی کو ڈاکٹر آف لا کی اعزازی ڈگری عطا کی جائے۔ مسٹر گاندھی نے ڈگری لینا قبول کرلیا ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی